بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہار شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۹ ماہ ظہور ۱۳۲۴ھ | ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | ۲۹ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۰۲

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Ch. Fazl Ahmad Sb. B.A. B.T. Dy. H. School Block No. 16 SARGODHA. Dist. Shahpur

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۸ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے آج ۱/۲ ۲ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

قادیان ۲۸ ماہ ظہور۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب آج ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ صاحبزادہ کیپٹن مرزا داؤد احمد صاحب واپس آ گئے ہیں۔

آج صبح مسجد اقصیٰ میں مولوی قمر الدین صاحب نے اجرائے نبوت پر تعلیم القرآن کلاس میں تقریر کی۔

مر بفضل قادیان — ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ

فرقۂ ناجیہ کی علامات اور اس کی تعیین

عالمانہ اشکال کا حل

از مکرم مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت محمدیہ کے آخری دور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی وفی روایۃ احمد وابی داود عن معاویۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ (مشکوٰۃ المصابیح باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص ۳) کہ بنو اسرائیل کے آخر کار بہتر ۷۲ فرقے بن گئے تھے۔ میری امت پر ایک وقت آئیگا۔ کہ وہ تہتر ۷۳ فرقوں میں منقسم ہو جائیگی اور وہ سب آگ میں جائیں گے بجز ایک فرقہ کے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ فرقہ ناجیہ کونسا ہوگا؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ وہ فرقہ ما انا علیہ واصحابی کا مصداق ہوگا یعنی وہ لوگ میرے اور میرے صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے والے ہونگے۔

ایک دوسری روایت میں حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ کہ ان فرقوں میں سے ۷۲ فرقے دوزخ میں جائینگے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ اور اس کی علامت یہ ہوگی وھی الجماعۃ کہ وہ ایک منظم جماعت ہوگی اور اس کا ایک واجب الاطاعت امام ہوگا۔

اس حدیث نبوی میں فرقہ ناجیہ کا ذکر ہے۔ اور بشارت دی گئی ہے۔ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد بھی پھر ایک گروہ ان کے رنگ میں رنگین اور ان کی طرح بے لوث اور والہانہ خدمت اسلام کرنے والا پیدا ہوگا۔ جب امت مرحومہ تشتت وانتشار کا شکار ہو جائیگی۔ اور بہتر فرقوں میں بٹ جائیگی۔ تو اللہ کے فضل اور اسی کے ہاتھ سے وہ جماعت ظاہر ہوگی۔ جو اسلام کے پرچم کو دنیا پر لہرائیگی۔

فرقہ ناجیہ کی شناخت کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان میں دو واضح علامتیں موجود ہیں۔ (۱) وہ فرقہ صحابہؓ کی طرح ایمان وعرفان سے لبریز صحابہؓ کی طرح دین حنیف وشریعت حقہ پر عمل پیرا۔ اور صحابہؓ کے رنگ میں تبلیغ اسلام کے لئے قربانی کرنے والا ہوگا۔ اسی علامت کی طرف قرآن مجید کی آیت قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی (سورہ یوسف) میں اشارہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے سچے متبعین کا امتیازی کام یہ ہے۔ کہ وہ علی وجہ البصیرت دعوت الی اللہ اور تبلیغ دین کرتے ہیں (۲) دوسری علامت فرقہ ناجیہ کی متذکرۃ الصدر حدیث میں یہ مذکور ہے۔ کہ وہ "الجماعۃ" ہے۔ وہ متفرق اور پراگندہ گروہوں میں سے ایک منتشر گروہ نہیں۔ بلکہ وہ منظم اور منتظم جماعت ہے۔ جس کے افراد جہاد میں آیت یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص کے مصداق ثابت ہوئے

فرقہ ناجیہ کی مندرجہ بالا علامات از روئے واقعات صرف جماعت احمدیہ میں متحقق ہیں۔ اور جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت بھی ہے۔ اس لئے اس آخری دور میں سوائے اس کے فرقہ ناجیہ کہلانے کا کوئی فریق مستحق نہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں۔ "اسلامی فرقوں میں سے ہر ایک فرقہ مدعی ہے۔ کہ ہمیں ہی اصل اسلام پر ہیں۔ حق یہ ہے اگر ان مختلف فرقوں کو یہ خیال نہ ہو۔ تو اپنے اپنے عقائد پر ٹھہر نہیں سکتے" (اہلحدیث ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء) مولوی صاحب نے مختلف فرقوں کے اس دعوے کے ذکر کرنے کے ساتھ ہی لکھا ہے "اور تو اور قادیانی گروہ بھی یہی دعویٰ کرتا ہے۔ جس کو پیدا ہوئے ابھی بقول جمعہ جمعہ آٹھ روز بھی نہیں ہوئے۔ اس لئے ان کے حق میں یہ کہنا بجا ہے۔ ع کے آمدی و کے پیر شدی۔ قادیانی اخبار الفضل میں اس قسم کے مضامین نکل رہے ہیں۔ کہ حدیث شریف ما انا علیہ واصحابی کے مصداق ہم ہی ہیں"

اس کے علاوہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے فرقہ ناجیہ کی ان علامات کے بارے میں (جن کا مختصر ذکر سطور بالا میں بھی ہوا ہے) ایک حرف تک نہیں فرمایا۔ البتہ مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ کے اس دعوے پر کہ ہم ہی فرقہ ناجیہ ہیں۔ ایک اشکال وارد کیا ہے۔ شائد مولوی صاحب موصوف کے ارادتمندوں کے حلقہ میں اسے کچھ وزن دیا جاتا ہو۔ اس لئے اسے درج کرکے ذیل میں اس کا جواب لکھا جاتا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"حدیث شریف میں اس فرقہ ناجیہ کی پہچان یہ آئی ہے۔ کہ لا تزال طائفۃ من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علیٰ ذالک۔ (مشکوٰۃ باب ثواب ھذہ الامۃ) یعنی میری امت میں ایک فرقہ ضرور حق پر رہیگا۔ ان کا مخالف ان کو ضرر نہیں دے سکیگا۔ یہاں تک کہ خدائی حکم (قیامت) آجائے۔ وہ اسی حالت پر ہونگے۔ یہ حدیث صاف بتا رہی ہے۔ کہ فرقہ ناجیہ کا وجود قضیہ مطلقہ عامہ کی شکل میں رہیگا۔ یعنی ہر زمانہ میں اس کا وجود پایا جائے گا۔ چاہے کسی ملک میں ہو" (اہلحدیث ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء صفحہ ۴)

مولوی صاحب نے "قضیہ مطلقہ عامہ" کی منطقی اصطلاح سے سادہ لوح قارئین کو اس غلطی میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ حدیث کے موعود فرقۂ ناجیہ کی مصداق نہیں ہو سکتی کیونکہ

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یہ جماعت تو قریب زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کی ہے۔ اور "قضیہ مطلقہ عامہ" کا تقاضا ہے۔ کہ فرقہ ناجیہ کا وجود ہر زمانہ میں پایا جائے۔ اس "عالمانہ اشکال" کے چار جواب ہیں۔ پہلا یہ ہے۔ کہ قضیہ مطلقہ عامہ کے لئے تو ضرورت یا دوام کی قید ہی نہیں ہوتی مسمیت هذه القضية بالمطلقة لعدم قيد الضرورة والدوام۔ پھر مولوی صاحب کیونکر کہتے ہیں کہ چونکہ یہ قضیہ مطلقہ عامہ ہے اس لئے ہر زمانہ میں اس کا پایا جانا ضروری ہے مولوی صاحب سے عرض ہے کہ اگر آپ منطق میں مرقاۃ بھی دیکھینگے تو آپ کو نظر آجائیگا کہ:۔

المطلقة العامة۔ هي التي حكم فيها بوجود المحمول للموضوع اوسلبه عنه اى فى احد الازمنة الثلاثة۔

کہ مطلقہ عامہ تینوں زمانوں (ماضی۔ حال مستقبل) میں سے کسی ایک میں پایا جاتا ہے۔ "ہر زمانہ" میں اس کا پایا جانا ضروری نہیں۔ پس پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب کی یہ علمی لغزش ہے کہ وہ قضیہ مطلقہ کا "ہر زمانہ" میں پایا جانا لازمی بتلاتے ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ حدیث لایزال من امتی امة قائمة بامر الله میں اگر "امة قائمة بامر الله" سے مراد تہتر فرقوں میں سے نجات یافتہ فرقہ ہے۔ اور اس حدیث میں اسی فرقہ ناجیہ کی پہچان بیان کی گئی ہے۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ جب وہ فرقہ ناجیہ ظہور کرے گا تو باقی جملہ فرقے اسے ضرر پہنچانا چاہینگے اور اس کے کچلنے کے درپے ہونگے مگر چونکہ وہ جماعت حقہ ہوگی اس لئے باوجود تنہا ہونے کے کامیاب ہوگی اور باقی سب فرقے اپنی تعداد وکثرت کے باوجود ناکام ونامراد رہینگے اور اس فرقہ ناجیہ پر پھر کبھی زوال نہ آئیگا۔ بلکہ قیامت تک وہ غالب اور ان کے دشمن مغلوب رہینگے حتی یأتی امر الله وهم على ذالك۔ اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ اپنی عمر کے اس موجودہ دور میں مولوی ثناء اللہ صاحب اگر لایزال من امتی امة کو دائمہ مطلقہ سمجھنے لگ جائیں۔ اور کل فلك منحرك بالدوام پر اس کا قیاس بتلائیں تو یہ بھی ان کی غلطی ہے کیونکہ اس غالب گروہ کا غلبہ ماضی۔ حال اور مستقبل میں تو ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ تو صرف اس جماعت کے ظہور کے بعد ہی متصور ہو سکتا ہے۔ اور جب مولوی ثناء اللہ صاحب نے اسے فرقہ ناجیہ کی علامت تسلیم کر لیا ہے۔ تو یہ علامت اس کے ظہور کے زمانہ کے بعد ہی تصور میں آسکتی ہے۔ حقائق کی روشنی میں ان معنوں سے بھی جماعت احمدیہ ہی فرقہ ناجیہ ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے۔ کہ جو فرقہ ناجیہ کلهم فى النار الاملة واحدة میں مذکور ہے۔ وہ تو زمانی طور پر معین ہے۔ جب تک تہتر فرقے ہوئے ہی نہیں ایک یا دو فرقے تھے اس وقت تک یہ سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے۔ حدیث نبوی پر تدبر سے صاف کھل جاتا ہے۔ کہ منجملہ تہتر فرقوں کے اس زمانہ میں ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا۔ خیر القرون (تین سو ابتدائی سالوں) کے بعد تفرق اور انتشار استحکام پکڑ گیا اور فیج اعوج شروع ہو گیا۔ جن کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے لیسوا منی و لست منهم (مشکوٰۃ شریف) کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ان کا مجھ سے کوئی واسطہ ہے۔ یہ درمیانی فیج اعوج ایسا ہے۔ جس میں فرقہ ناجیہ بحیثیت ایک مرکزی جماعت کے جس کے مقابلہ پر دوسرے سارے فرقے کمربستہ ہوں نظر نہیں آتا۔ افراد موجود ہیں صلحا رو ابرار پائے جاتے ہیں مگر ارشاد نبوی کلهم فى النار الاملة واحدة پورے طور پر اسی آخری دور میں متحقق ہوا ہے۔ پس جب حدیث نے فرقہ ناجیہ کے زمانہ کی تعیین اس طرح کر دی کہ باقی بہتر فرقے اس کے مخالف اور دشمن ہونگے تو ماننا پڑیگا۔ کہ یہ فرقہ ناجیہ اسی زمانہ میں ظاہر ہونے والا فرقہ ہے جبکہ مسلمان کہلانے والوں کے فرقے بڑی کثرت سے اور شدت سے پیدا ہو چکے ہیں۔

چوتھا جواب یہ ہے۔ کہ آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ کی روشنی میں صحابہ کے مثیل آخری زمانہ میں پیدا ہونے والے تھے اور وہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے۔ سورہ جمعہ میں وآخرین منهم لما يلحقوا بهم کی آیت میں اسی فرقہ ناجیہ کا ذکر ہے۔ جسے حدیث میں ما انا علیہ واصحابی کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔ مشکوٰۃ شریف کے جس باب سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے حدیث نقل کی ہے۔ وہاں پر بھی مندرجہ ذیل دو حدیثیں بھی موجود ہیں۔

(۱) مثل امتی مثل المطر لا یدری اوله خير ام آخره یعنی میری امت کی مثال اس بارش کی ہے۔ جس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ مفید ہے۔ یا آخری۔

(۲) سيكون فى آخر هذه الامة قوم لهم مثل اجر اولهم يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويقاتلون اهل الفتن (مشکوٰۃ باب ثواب هذه الامة) اس امت کے آخری عصر میں ایک جماعت ہوگی جن کو صحابہ کی مانند اجر ملیگا۔ وہ امر بالمعروف کرینگے۔ اور نہی عن المنکر کرینگے اور اسلام کے خلاف حملہ پیدا ہونے والے فتنوں کا مقابلہ کرینگے۔

یہ آخری حدیث آفتاب نیمروز کی طرح معین کر دیتی ہے۔ کہ فرقہ ناجیہ آخری زمانہ میں ہوگا۔ اور وہ ما انا علیہ واصحابی کا مصداق تبلیغ اسلام اور دعوت الی اللہ کرنے کے لحاظ سے ہوگا۔ اور یہ فرقہ یقیناً مسیح موعودؑ کی جماعت ہوگی خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے ہیں۔

"ليدركن المسيح اقواما انهم لمثلكم اوخير ثلاثاً ولن يخزى الله امة انا اولها والمسيح آخرها" (فتح الباری باب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم) کہ مسیح موعودؑ کی جماعت مانند صحابہؓ ہوگی نیز۔ کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو ہرگز رسوا نہ ہونے دیگا جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں مسیح موعود ہونگے۔ گویا دو بعثتوں کے لحاظ سے صحابہ کے رنگ پر دو ہی جماعتیں ہیں۔ (۱) اولین کی جماعت (۲) آخرین کی جماعت آخرین کی جماعت مسیح موعود کی جماعت ہے۔ اور تہتر فرقوں میں سے وہی فرقہ ناجیہ ہے۔

امید ہے کہ ان جوابات سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تسلی ہو جائیگی۔ اور آئندہ وہ یہ نہ کہینگے کہ "یہ قادیانی فرقہ اپنی ہستی کے لحاظ سے جدید اور حادث ہے اسلئے اس حدیث کا مصداق نہیں"۔ کیونکہ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد "سيكون فى آخر هذه الامة قوم لهم مثل اجر اولهم" سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ فرقہ ناجیہ بلحاظ ہستی کے آخری زمانہ میں ہی پیدا ہونے والا تھا اگرچہ بلحاظ حقیقت وعقاید وہ قدیم ہے۔ اور یہ امر بجائے خود جماعت احمدیہ کے فرقہ ناجیہ ہونے پر ایک دلیل ہے وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

اخبار احمدیہ

ولادت عزیزم کپتان بشیر احمد خان ابن کرنل اوصاف علی خان صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے دختر عطا فرمائی۔ سیدنا حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے نام سلمیٰ تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی خادمہ بنائے۔ عبد المجید خان کیمبل پور۔

وفات (۱) میری والدہ صاحبہ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ تھیں اور ان کے ذریعہ ہم بھی احمدیت میں شامل ہوئے تھے اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ احباب دعائے مغفرت کریں (ملک غلام محمد گھوگھیاٹ) (۲) امۃ القدیر صاحبہ دختر چوہدری غلام قادر صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز سکنہ لنگڑوہ بعمر ۱۸ سال بعارضہ تپ محرقہ بیمار رہ کر ۱۳ اگست کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملی مرحومہ لجنہ اماء اللہ کی نائب صدر تھیں۔ اور لجنہ کی روح رواں تھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کئی کتب سے واقفیت رکھتی تھیں۔ اخبار الفضل و مصباح کا مطالعہ رکھتی تھیں۔ تبلیغ کا خاص شوق تھا۔ سلسلہ سے خاص الفت تھی۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر آیا کرتی تھیں۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ (مبارکہ بیگم) (۳) میری بیوی ۹ جولائی ۱۹۴۵ء کو فوت ہو گئی ہے۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے سمبڑیال اور ڈسکہ میں خبر نہیں دی گئی۔ اور رات کو صرف دو تین آدمیوں کے ہمراہ جنازہ پڑھا گیا۔ احباب جماعت جنازہ غائب پڑھیں۔ خاکسار خوشی محمد ملکھانوالہ (۴) میرا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ میرے سوا کوئی احمدی جنازہ پڑھنے والا نہ تھا۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں خاکسار محمد عظیم الدین از سلہٹ۔ (۵) میرا لڑکا محمد خان ۸ اپریل ۱۹۴۵ء کو بعمر ۱۷ سال فوت ہو گیا۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ مرحوم کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ ان کے لئے دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں خادم دین بنائے۔ خاکسار غلام حسین موہلنکی ضلع گوجرانوالہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سہارنپور کے ایک شیعہ کے سوالات کے جواب

(۳)

کیا مقبرہ بہشتی بنانا سنتِ انبیاء ہے؟

سوال

انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے حضور پرسش اعمال سے ہمیشہ خائف رہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ فرماتے ہیں۔ میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اپنی خطاؤں کی مغفرت چاہتا ہوں (سورۃ شعراء) اور ہمارے حضرت فرماتے ہیں۔ کہ مجھے معلوم نہیں۔ کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ اور تم پر کیا گزرے (سورۃ احقاف) لیکن مرزا صاحب نے ایک بہشتی مقبرہ ایجاد کر کے زندگی میں ہی اپنے لئے اپنی اولاد کے لئے اور خاص رقم دینے والے مریدوں کے لئے بخشش کا اعلان کر دیا۔ کیا یہ سنت انبیاء ہے؟

جواب

(۱)

انبیاء کرام کا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کی وجہ سے خشیۃ اللہ کے معنوں میں ہے۔ اس لئے کہ ؎

ہر کہ عارف تراست ترساں تر

سورۂ احزاب کی آیت الذین یبلغون رسٰلٰت اللّٰہ ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللّٰہ کا مفہوم بھی انہی معنوں میں ہے۔ اور آیت یسبح الرعد بحمدہٖ والملائکۃ من خیفتہٖ کے رو سے ملائکہ کا باوجود بے خطا ہونے کے پھر خدا تعالیٰ سے خائف ہونا کسی خطا کے باعث نہیں۔ بلکہ الٰہی جلالت اور جبروت کے باعث ہے۔

(۲)

حضرت ابراہیمؑ کی خطا یا دوسرے انبیاء کرام کی خطا عام لوگوں کی خطا کی طرح نہیں سمجھنی چاہیئے۔ اس لئے کہ نبی کی خطا دوسرے لوگوں کی غلط فہمی یا غلط الزام کی بناء پر پائی جاتی ہے۔ نہ کہ نبی کے اپنے نفس سے خطا صادر ہوتی ہے۔ اس لئے کہ نبی اور رسول تو حسب ارشاد لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ لوگوں کے لئے نیکی کا نمونہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آیت وسلام علی المرسلین والحمد للّٰہ رب العالمین کے رو سے اپنے مرسلوں کی سلامتی اور بے عیب زندگی کو اپنی حمد کی دلیل میں پیش کیا۔ اور آیت فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون اور آیت ما ضل صاحبکم وما غویٰ کے رو سے قرآن کریم میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی جو ضلالت اور غوایت سے پاکیزگی کے مرتبہ پر تھی اسے آپ کی صداقت نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کیا۔ لیکن حسب ارشاد سنقرئک فلا تنسیٰ الا ما شاء اللّٰہ۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسیان کو بھی تکمیل احکام شریعت کی غرض سے خدا نے اپنی مشیت کے ماتحت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ نماز میں بوجہ سہو سجدۂ سہو کا نمونہ آپ سے کرایا گیا۔ اور حدیبیہ کے سفر کو رویا کی تعبیر پر جو اجتہادی غلطی کے ہم معنی تھی بظاہر ایک غلطی معلوم ہوتی ہے۔ اور غلط تعبیر کی رو سے ایک خطاء کی ہم شکل پائی جاتی تھی۔ اور جب تیر نشانہ پر نہ لگے۔ اور چوک جائے۔ تو اسے بھی خطا کہہ لیتے ہیں۔ لیکن ایسی تعبیر خطا والی حامل اسرار شریعت ٹھہری جیسے ایک روزہ دار کا روزہ کی حالت میں سہو و نسیان سے کچھ کھانا اور پینا شریعت کی طرف سے نہ خطا ہوتی ہے۔ نہ ہی جرم اور کسی قسم کا گناہ اور نہ ہی اس کی کوئی سزا ہوتی ہے۔ بلکہ کھانے اور پینے سے وجود کے ضعف کو قوت اور تازگی سے دور کر دیا گیا اور روزہ کے ثواب سے بھی محرومی نہ ہوئی۔ اسی طرح صلح حدیبیہ والے سفر میں علاوہ رسول کی اطاعت اور معیت کے ذریعہ ثواب اور برکت کے حصول کے حج اور عمرہ کے متعلق احصار کے ارشاد کے رو سے احصار کے موقع پیدا ہونے پر کہ کیا کرنا چاہیئے۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ کو زیارت کعبہ سے روکا گیا اور پھر صلح حدیبیہ کے شرائط تحریر میں لائے گئے۔ اس نمونہ کی بھی ضرورت تھی۔ سو اس سے بھی حج اور عمرہ کے احکام کی تکمیل کی صورت پیدا کی گئی۔ اور بیعت الرضوان سے اشداء علی الکفار رحماء بینھم کا نمونہ دکھانے کا بھی خوب موقعہ مل گیا۔ کہ صحابہ کا ایک طرف بیعت الرضوان سے کفار کے مقابلہ کے لئے اشداء ہونا ظاہر ہو گیا۔ اور دوسری طرف حضرت عثمان رضی کی افواہ موت پر جو جذبہ انتقام الحب للّٰہ اور ہمدردی عثمانؓ میں پیدا ہوا۔ رحماء بینھم ہونے کا نمونہ بھی دکھایا گیا۔ اور یہ سفر گو اجتہادی غلطی کے معنوں میں ایک طرح کی خطا کی صورت میں معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اسرار شریعت اور احکام حج و عمرہ کا نمونہ جو اس سفر کے ذریعہ ظہور میں آیا۔ اس پر نظر کرتے ہوئے یہ خطا یا اجتہادی غلطی عام لوگوں کی خطا سے کوئی نسبت ہی نہیں رکھتی۔ بلکہ عام لوگوں کے صرف ظاہر نما صدہا امور اصابت سے بھی انبیاء کی ایسی خطا یا سہو ہزارہا درجہ بہتر ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ انفرادی حیثیت کی صد بہت ہی مقید اور محدود اور یہ ایک قوم اور جماعت کے لئے نسلاً بعد نسل وسعت برکات کا فائدہ اپنے اندر رکھتی ہے۔

ہاں انبیاء ایسی خطا کے لئے بھی اس لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ کہ تا ان کی ایسی اجتہادی غلطی اور خطا لوگوں کی ٹھوکر کا موجب نہ بن جائے۔ منکروں اور کافروں کے لئے اس صورت میں کہ وہ اس طرح کی خطاء کو اعتراض کی حیثیت دے کر اسے اپنی گمراہی اور محرومی اور نیز دوسرے لوگوں کی گمراہی اور محرومی کا باعث نہ بنا لیں۔ اور مومنوں کی جماعت کے کمزور ایمان والے اور منافق اس طرح کی غلطی کے نمونہ کو بے موقعہ اور بے محل اور بغیر حکمت و مصلحت محض اتباع ہوائے نفس سے اپنے اعمال میں رواج دینے لگ جائیں۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائے مغفرت کا ایک پہلو اسی سے متعلق تھا۔ اور آپ کی دعا کہ الحقنی بالصالحین اور ایسی حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا کہ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ اور حضرت سلیمانؑ کی دعا کہ ادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین ان الفاظ دعا سے بعض طبائع میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ جب یہ بزرگ خدا کے مقبول نبی تھے۔ تو ان کی اس طرح کی دعا کا کیا مطلب کہ اے خدا مجھے صالح بنا اور صالح لوگوں سے ملا۔ جب وہ نبی تھے تو صالحین کا گروہ تو حسب آیت انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین منعمین کی جماعت سے ادنے درجہ انعام کے لوگ ہیں ان سے ملنے کی خواہش یا ان کی طرح صالح بننے کی آرزو کرنا تو تنزل کی صورت ہے جیسے کوئی بادشاہ دعا کرے۔ کہ اے خدا مجھے گورنر یا کمشنر یا ڈپٹی کمشنر بنا اور اسی درجہ والوں سے ملا۔ بیشک الحقنی بالصالحین اور ادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین کے الفاظ سے بظاہر یہی سوال کی صورت طبیعت محسوس کرتی ہے۔ لیکن اس کا ایسا مطلب ہرگز نہیں۔ کہ اس دعا سے تنزل کے طور پر ادنے درجہ کے حصول کی آرزو اور خواہش ظاہر کی گئی ہے۔ بلکہ ان الفاظ کا اور اس دعا میں صالحین کا مطلب کچھ اور ہی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جونہی حضرت ابراہیمؑ کی طرح الٰہی بشارات کے رو سے اپنی دور کی نسلوں کے لئے حیثیت اعلےٰ کی حیثیت پانے والے تھے۔ یا جونہی اپنی ظاہری شان و شوکت اور شاہانہ جلالت کے ساتھ بعد کی نسلوں کے لئے یا اپنی قوم کے لئے باعث افتخار رہنے والے تھے۔ جیسے حضرت یوسفؑ اور حضرت سلیمانؑ انہوں نے دور اندیشی کی بناء پر اس خیال پر کہ ایک عرصہ دراز کے بعد جب قوم کے عام لوگ اپنے عقائد اور اعمال بگاڑ لیں گے۔ تو انہوں نے ان بگڑے ہوئے عقائد اور اعمال کو ہماری طرف منسوب کر دینا ہے اور جب وہ اپنے بگڑے ہوئے عقائد اور اعمال اور غلط تعلیم جس کے باعث وہ خود بھی غیر صالح ہونگے۔ جب وہ ہماری طرف منسوب کریں گے۔ تو ہمیں بھی لامحالہ غیر صالح قرار دیا جائے گا۔ اس وقت یہ خیال کہ ہمارے نام پر ضلالت کی تعلیم رواج پذیر ہوگی۔ ایک سخت تکلیف دہ تصور محسوس ہونے والا تھا۔ کس پر۔ بجز دعا کے اور کیا چارہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے انہوں نے دعا کی۔ کہ اے ہمارے رب اگرچہ ہماری قوم اور نسلوں نے تو بگڑ کر ہمیں بھی غیر صالح ٹھہرایا ہے۔ لیکن بعد کا ایسا نبی جس کی کتاب محفوظ ہو شریعت محفوظ ہو۔ اس کا سلسلہ صداقت اور حقیت تمام اقوام عالم میں پھیلنے والا ہو۔ ایسی جماعت صالحین کی جو اس پاک اور صحیح تعلیم کو پھیلانے والی ہو۔ ہمیں بھی اپنی اصل حالت اور صلاحیت کے ساتھ انہی کے ساتھ شامل فرما دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ دنیا میں تو ان کا یہ مقصد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرآنی وحی کی دائمی اور محفوظ تعلیم کے ذریعہ حاصل ہوا۔ اس طرح پر کہ ابراہیم علیہ السلام کی نسبت جو تین جھوٹ کی نسبت کی گئی تھی۔ کہ آپ نے تین جھوٹ بولے تھے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم میں اس کی تردید فرمائی گئی۔ اور آیت واذکر فی الکتٰب ابراھیم انہ کان صدیقاً نبیاً سے بطور ذب و تردید اتہامات کا اظہار فرمایا گیا کہ ابراہیم تو صدیق نبی تھے یعنی نبی ہونے سے پہلے بھی انہوں نے ہمیشہ سچ بولنے سے خدا کے نزدیک صدیق کا مرتبہ پایا تو جب صدیق ہونے کے بعد خدا کے نبی ہو گئے پھر تو اور بھی صدیقیت اور صدق کا اعلیٰ نمونہ بنگئے اور قرآن کریم نے تو ان کی صدق دوزی اور صدیقی شان کی تعریف فرمائی ہے۔ کہ وہ صدق سے محبت اور پیار رکھنے کے باعث صدق کے لئے دعا بھی فرمایا کرتے چنانچہ دعا۔ واجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین سے یہ بات ظاہر ہے۔ نیز اس دعا سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ کی قوم اور نسل کے بعض لوگوں نے آپ کی طرف کذب اور جھوٹ کو منسوب کر کے آپ کی صدیقی شان پر حملہ کرنا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ سے آپ نے دعا کی کہ میرے رب پچھلے لوگوں میں میرے لئے زبان صدق کی ہوا چلانا چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اور آپ کی وحی قرآن کے ذریعے خدا نے آپ کی دعا کو پورا کر دیا اور جس طرح آپ کی دعا ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم الخ کی دعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبول فرمائی گئی آپ کے صدق کے متعلق ہمیشہ کے لئے قرآن میں آپ کی نسبت صدیق کے لفظ سے صداقت کی نسبت قائم رہے گی اور کذب کی تردید ہوتی رہے گی۔

اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی نسبت بھی صدیق ہونے کی شہادت دی اور الزامات سے آپ کے دامن کو پاک ثابت کیا۔ اسی طرح ماکفر سلیمان کے فقرہ سے سلیمان کی طرف جن ظالم یہودیوں نے بت پرستی اور کفر کو منسوب کیا اس کی بھی تردید کر دی کہ سلیمان نے کوئی کفر نہیں کیا ہاں شیطانی لوگوں نے خود کفر کر کے اسے سلیمان کی طرف منسوب کر دیا۔ اور عالم آخرت میں بھی جہاں انبیاء کی معیت میں الحقنی بالصالحین کی دعا کے مطابق جب خدا تعالیٰ ان کی بریت کا اظہار فرمائے گا۔ اور انہیں اس گندی تعلیم کی نسبت سے جو بعد کی نسلوں اور قوموں نے غلط طور پر ان کی طرف منسوب کی ہوگی انہیں بری قرار دیگا تو یہ بریت ہوگی جو صالحیت کے معنوں میں انہیں صالح یعنی بے

اور بے عیب ٹھہرائیگی۔ اس کی مثال قرآن کریم کی سورہ مائدہ کے آخری رکوع میں خوب واضح طور پر پائی جاتی ہے۔ کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے باز پرس فرمائیگا۔ کہ اے عیسےٰ یہ جو تیری قوم نصاریٰ تثلیث کا مشرکانہ عقیدہ تیری طرف منسوب کرتی ہے۔ کیا یہ تثلیث کے باطل عقیدہ کی تعلیم تو نے انہیں دی تھی۔ اس کے جواب میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام اس الزام کی تردید سے اپنی بریت پیش کریں گے اور فرمائینگے کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کہ میں نے تو اپنی قوم کو توحید کی تعلیم دی تھی۔ اور جبتک انمیں موجود رہا ان کی نگرانی کرتا رہا اور توحید پر ہی ان کا عقیدہ معلوم ہوتا رہا پھر جب تو نے اے میرے خدا مجھے وفات دیدی تو پھر مرنیکے بعد مجھے کچھ معلوم نہیں تو ہی ان کا نگران تھا۔ یعنی میری قوم نصاریٰ میں تثلیث کا مشرکانہ عقیدہ میری زندگی اور میری موجودگی میں نہیں پیدا ہوا بلکہ میری وفات کے بعد پیدا ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس قول سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث جو اب انکے اندر موجود ہے اسکے پیدا ہونے سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو چکی تھی۔ صحیح بخاری میں حضرت عیسیٰ ع کے اس بیان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اقول کما قال العبد الصالح کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم یعنی میں بھی خدا کی طرف سے اپنی قوم کے پرستش ہونے پر اسی طرح اپنی بریت میں کہونگا جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے عبد صالح نے کہا ہوگا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بریت کے لحاظ سے اسے عبد صالح فرمایا اس جگہ بھی لفظ صالح غیر کور بے عیب کے معنوں میں ہی ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس بیان کردہ واقعہ میں وہ بات بھی آ گئی جس کی نسبت اوپر ذکر کیا گیا کہ حضرت ابراہیم حضرت یوسف اور حضرت سلیمان علیہم السلام نے صالحین کی معیت کی کیوں دعا فرمائی سو دیکھ لیجئے قرآن کریم جو کلام ہے۔ اور قول ہے۔ خدا نے انہیں صالح اور بری اور بے عیب قرار دیا اور آخرت میں بھی خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی صلاحیت اور بریت کو ظاہر فرمائے گا۔ جبکہ خدا کے برگزیدہ اور معصوم نبیوں کی معیت میں وہ صالحین کی معیت اور الحاق کی دعا کرنے والے بھی ٹھہر گئے جائینگے۔

—— (۳) ——

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سورۃ احقاف کے حوالہ کے رو سے یہ کہنا کہ "ہمارے حضرت فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ اور تم پر کیا گذرے"۔ جس آیت کا مفہوم پیش کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ وما ادری ما یفعل بی ولا بکم لیکن یہ فقرہ پوری آیت نہیں اور پوری آیت فقرہ ماقبل و مابعد کے ساتھ حسب ذیل ہے۔ قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولا بکم ان اتبع الا ما یوحی الی وما انا الا نذیر مبین پوری آیت کا مطلب یہ ہے کہ میں خدا کے رسولوں سے کوئی نیا رسول نہیں کیونکہ اسی منہاج رسالت پر مبعوث کیا گیا ہوں۔ جس منہاج پر مجھ سے پہلے سب رسول مبعوث کئے گئے۔ اور ہر ایک رسول نے جو کچھ انذاری طور پر پیشگوئیاں کیں وہ کسی درائت اور قانون نیچر پر نظر کر کے منجمین کی طرح اٹکل سے پیش نہیں کیں بلکہ خدا کی وحی کی اتباع میں کیں اور اسی طرح میں بھی درائت کے طور پر کچھ نہیں کہتا کہ میرے ساتھ الٰہی ارادہ اور مشیت سے کیا معاملہ ہونے والا ہے۔ اور تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور پہلے رسولوں کے منہاج پر میں بھی یہی کہتا ہوں کہ میں صرف خدا کی وحی کی اتباع کرنے والا ہوں جو میری طرف ہوتی ہے۔ اور نیز میں صرف کھلے طور پر آنے والے خطرات سے متنبہ اور ہوشیار کرنے والا ہوں سو اب یہ بات بالکل واضح ہے۔ کہ جو بات خدا کی وحی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ وہ عقلی درائت یا عالم اسباب پر نظر کرنے سے کہاں معلوم ہو سکتی ہے۔ خدا ایسے علام الغیوب ہی اپنی قدرت کے اسرار نہانی کو بخوبی جان سکتا ہے۔ کہ زمانی اور مکانی تغیرات کا چکر کن مخفی حالات اور واقعات کو نمایاں کریگا۔ ؎

کہ قادر کے پردہ میں اسرار ہیں
کہ عقلیں وہاں ہیچ و بیکار ہیں

جو کچھ وحی کی بنا پر بلحاظ درائت فرمایا گیا وہ بات بھی بالکل درست تھی۔ کیونکہ سورہ احقاف کل سورہ مکیہ اور اس سورت کے بعد ایک عرصہ گذرنے پر آپ کو مکہ چھوڑنا پڑا اور ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ میں آنا پڑا۔ اس کے بعد جنگ بدر۔ جنگ احد۔ احزاب وغیرہ کے حرب و قتال کے ذریعے کئی زینے طے کرنے کے بعد آخر مکہ فتح ہوا۔ اب یہ بات درائت کے رو سے عقل میں آ سکتی تھی کہ مکہ کے قیام کی حالت میں تو مکہ فتح نہ ہو سکے گا۔ لیکن ہجرت کے بعد سیھزم الجمع ویولون الدبر کی پیشگوئی جو کافروں کی شکست کے متعلق کی گئی تھی وہ مکہ سے نکلنے کے بعد غریب الوطنی میں قدرت کے نئے پیدا شدہ حالوں کے ذریعے وقوع میں آئیگی۔ اور مکہ سے نکالنے والے کافروں کو مکہ سے ہجرت کرنے والوں کے ہاتھوں سے عذاب دیا جائیگا۔ کیا عقل اور درائت اس راز سربستہ کو قبل از ظہور سمجھ سکتی تھی۔ یہ وجہ تھی۔ جس کی بنا پر درائت کی نفی کی گئی ورنہ مکہ میں خود مکی سورتوں کے اندر خدا کی وحی سے بخوبی اسباب کا علم دیدیا گیا تھا۔ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا الخ (مومن) یعنی ہم ضرور ضرور اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والے مومنوں کی دنیا اور آخرت میں مدد کرنے والے ہیں ایسا ہی فرمایا کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی (صٰفٰت) یعنی خدا کا یہ قانون پاس کردہ ہے۔ کہ خدا اور اسکے رسول ہی غالب آنے والے ہونگے۔ کیا ان آیات سے خدا کی وحی نے صاف طور پر نہیں بتا دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں پر غالب آئینگے۔ اور آپؐ اپنے دشمنوں کے بالمقابل مظفر اور منصور ہونگے۔ اور از روئے آیت قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم خدا نے یہ بھی بتا دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کافروں پر عذاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی جماعت کے ہاتھوں سے بصورت جنگ وقوع میں آئے گا۔ اب جو بات خدا کی وحی نے بتائی کہ آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) مع مومنوں کی جماعت کے کافروں پر غالب آئینگے اور یہ کہ کافروں پر عذاب بصورت جنگ وقوع میں آئے گا۔ یہ دونوں باتیں بلحاظ درائت کے بالکل ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کی مصداق تھیں۔ اب اعتراض کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف آیت مذکورہ کو کتاب اللہ سے بے محل اور بے موقع پیش کرنا یہ طالب ہدایت کی صورت نہیں بلکہ ہدایت سے محرومی کا نشان ہے۔

—— (۴) ——

یہ کہنا کہ مرزا صاحب نے ایک مقبرہ بہشتی ایجاد کر کے زندگی ہی میں اپنے لئے اپنی اولاد کے لئے اور خاص رقم دینے والے مریدوں کیلئے بخشش کا اعلان کر دیا۔ کیا یہ سنت انبیاء ہے؟"

اسکے جواب میں عرض ہے کہ بیشک یہ سنت انبیاء ہے اور انبیاء میں سے ہر ایک نبی دنیا میں اسی لئے آیا کہ جو لوگ دوزخی ہیں انہیں بہشتی بنائیں، اور جو کافر ہیں انہیں مومن بنائیں اور جو بد ہیں انہیں نیک بنائیں۔

اور جو شیطان کے بندے بنے ہوتے ہیں۔ انہیں خدائے رحمان کے بندے بنا دیں۔ اور پھر قرآن کریم میں از روئے آیت ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ سب نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ مومنوں سے بیعت کے وقت ان کی جانوں اور مالوں کو جنت دینے کے عوض میں خریدنا۔ ان مومنوں کو بہشتی بنانے کے لئے نہیں ہے۔ اور کیا قرآن کریم کی سورۃ حٰم سجدہ کے اندر آیت وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون کی بشارت جو مومنوں کو مرنے سے پہلے دی جاتی ہے کہ تم جنت اور بہشت کے متعلق خوشی مناؤ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت تو خود حدیثوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ یحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ کہ مسیح موعود اپنی جماعت کے مخلص مومنوں سے ان کے وہ درجے جو جنت اور بہشت میں ملنے والے ہوں گے۔ دنیا میں ہی ان سے بیان کر دے گا۔ چنانچہ اسی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب خدا کی طرف سے بہشتی مقبرہ کے متعلق اپنی وحی سے بشارت دے دی۔ کہ اس میں صرف بہشتی لوگ ہی دفن ہوں گے۔ اور وصیت کی ہدایت پیش کردہ میں کم از کم دسواں حصہ مال اور جائیداد کا دین اسلام کی اشاعت اور تائید کے لئے دینا اور زیادہ سے زیادہ تیسرا حصہ پیش کرنا جو طوعی طور پر ہے۔ نہ کہ کسی جبر و اکراہ پر وصیت پر عمل کرنے کی یہ قربانی اور اس کے نمونے حدیث یحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ کے مطابق وصیت مسیح موعود احمدی جماعت کے مخلص اور قربانی کرنے والوں کے درجات کا اظہار کرتی ہے۔ اور احمدی جماعت جو مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے اس سے ہر ایک احمدی موصی کے درجہ کا پتہ بتاتی ہے اور وہ اس طرح کہ دسویں حصہ کی وصیت پر عمل کرنے والا ایک درجہ کا بہشتی ہے۔ لیکن جو نویں حصہ کی وصیت سے زیادہ قربانی کرنے والا ہے وہ اس سے درجہ میں بڑھ کر بہشتی ہوگا۔ اسی طرح $\frac{1}{8}$ اور $\frac{1}{7}$ اور $\frac{1}{6}$ اور $\frac{1}{5}$ اور $\frac{1}{4}$ اور $\frac{1}{3}$ کی وصیت والے مختلف درجات والے بہشتی ہوں گے۔ پس وصیت کی رو سے چندے اور رقمیں دینے والوں کی نسبت اعتراض نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پر اعتراض ہے بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض ہے۔ اور ہم یہ نہیں کہتے کہ غیر موصی احمدی جنتی اور بہشتی نہیں۔ لیکن جس وثوق اور یقین اور اللہ تعالیٰ کی وحی کی سند کی بنا پر ہم موصی احمدیوں کو جو بہشتی مقبرہ میں دفن ہوتے ہیں بہشتی قرار دیتے ہیں۔ اس کے مقابل غیر موصی احمدیوں کی نسبت نہیں کہہ سکتے کہ وہ یقیناً بہشتی ہیں۔ اس لئے ان کا بہشتی ہونا ظن اور ظن غالب کی بنا پر ہے۔ لیکن موصی کا بہشتی ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق یقینی ہے۔ اور امت محمدیہ کے تہتر ۷۳ فرقوں میں سے بہتر ۷۲ کا ناری ہونا اور صرف ایک کا ناجی ہونا بھی حضرت مسیح موعود کی ناجی جماعت کے متعلق بشارت ہے۔ اور اسی طرح مرویات حدیثیہ میں یہ پیشگوئی کہ امام مہدی کے صحابہ بدری صحابہ کی تعداد پر ہوں گے۔ جن کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے قد غفرت لکم فاعملوا ما شئتم کی بشارت مغفرت ہے۔ یعنی یہ کہ میں نے تمہیں بخشدیا ہے۔ اب جو چاہو کرو۔ مغفرت کے اثر فیض کے رو سے تمہیں ایسی حالت نصیب ہو چکی ہے کہ گناہ صادر ہی نہ ہو سکے گا۔ یہ بشارت قرآن کریم کی آیت وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ اور آیت فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم کے رو سے پہلی آیت میں تورات کی پیشگوئی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میدان جنگ میں نکلنا۔ خدا کا جنگ میں نکلنا قرار دیا گیا۔ اسی وجہ سے آیت ما رمیت الخ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمی کو خدا کی رمی قرار دیا گیا۔

اور دوسری آیت میں صحابہ کا جنگ کے لئے میدان میں نکلنا خدا قدوس کے ملائکہ کا جنگ میں نکلنا۔ اور کافروں کو قتل کرنا قرار پایا ہے۔ پس یہ شان بدری صحابہ کی بشارت مغفرت تامہ کی مقتضی تھی جس کا اظہار فرمایا گیا۔ بعض دفعہ کسی گناہ اور خطا کی مغفرت مخصوص الحالات اور مخصوص الواقعات پر مبنی ہے لیکن بدری صحابہ کی مغفرت مغفرت تامہ کاملہ کی شان رکھنے والی تھی کہ اس بشارت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان سے کوئی گناہ سرزد نہ ہونے دیا۔ جو اس مغفرت کی بشارت کے حلقہ سے باہر رہ گیا ہو۔

پس امام مہدی کے صحابہ کو بدری صحابہ کی مغفرت کی بشارت کا عطا کیا جانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس وصیت کے پیش کردہ شرائط پر عمل کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔

اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لا المہدی الا عیسیٰ کی رو سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود بھی ہیں اور امام مہدی معہود بھی اس لئے حدیثوں کی روایات میں بعض بشارات کا ذکر عیسیٰ اور مسیح کے لقب سے ذکر کیا گیا ہے۔ اور بعض بشارات کا ذکر امام مہدی کے لقب کے ساتھ مذکور ہوا ہے۔ اور ۳۱۳ کی تعداد کا ضمنی اظہار ہے ورنہ اصل مقصد ۳۱۳ کی تعداد تک محصور نہیں۔ بلکہ مغفرت پر کلی اشتمال رکھتا ہے۔ جیسا کہ موصیوں کی تعداد اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کی تعداد صرف ۳۱۳ حصوں میں رکھی۔ ہاں مغفرت کی بشارت تامہ پر حصر رکھتی ہے۔ خواہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں وہاں دفن ہو سکیں۔ وہ مغفور ہی ہوں گے جیسے بدری اصحاب۔

(۵)

اور بہشتی مقبرہ تو ہر ایک نبی اور رسول نے دنیا میں آکر پیش کرنا چاہا۔ دوزخی مقبرہ تو صرف کافروں اور منافقوں کا ہو سکتا ہے۔ مدینہ میں جس قبرستان کا نام جنۃ البقیع ہے اور وہاں صحابہ اور ازواج مطہرات مدفون ہیں۔ وہ بہشتی مقبرہ نہیں تو اور کیا ہے۔ اور پھر جنۃ البقیع کا ترجمہ بھی کریں تو مناسب ترجمہ اس کا بہشتی مقبرہ ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن معترض صاحب کا یہ اعتراض ان کی نسبت بڑی مایوسی ظاہر کر رہا ہے جس کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک کسی کا دنیا میں قبل از وفات بہشتی ہونے کی بشارات سے مشرف کیا جانا غلط ہے اور ناممکن۔ اور شیعہ اپنے بارہ اماموں کی نسبت بھی بہشتی ہونے کی یقینی بشارات کا مصداق ہونا تسلیم نہ کرتے ہوں۔ اور نہ ہی شیعہ اثنا عشری اپنے فرقہ کے کسی فرد کے متعلق یہ یقین رکھتے ہوں کہ وہ ضرور ہی بہشتی ہے۔ اور حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم جنہیں خدا کی طرف سے جنگ بدر کی شمولیت کے باعث بدری صحابہ کی شان مغفرت سے کامل حصہ عطا فرمایا گیا۔ اور بیعت الرضوان کی ہوئیت کے رو سے انہیں رضی اللہ عنہم کی بشارت اور جنتی ہونے کی سعادت بخشی گئی اور حضرت صدیق رضی اور فاروق رضی دونوں کو سرور کائنات کے پہلو بہ پہلو بعد وفات دفن نصیب فرمایا گیا۔ جو ان کے مغفور اور بہشتی ہونے کی پختہ علامت ہے اور قوی نشان۔ لیکن شیعہ اصحاب ہیں کہ ملعون قرار دے کر ان کے بہشتی ہونے سے انکاری ہیں۔ یہی وہ شقاوت ہے جس کے بد اثرات کے ماتحت ان کے قلب میں کسی کے یقینی بہشتی ہونے کا اعتقاد ہی نہیں۔ لیکن ہم تو مخلص صحابہ کو بہشتی ہی سمجھتے ہیں۔ اور یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ دنیا میں قیل ادخل الجنۃ کی بشارت اور اذا الجنۃ ازلفت کی بشارت کے مطابق احمدی جماعت کا بہشتی مقبرہ یقیناً بہشتیوں کا مدفن ہے۔ ابو البرکات غلام رسول راجیکی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عید فنڈ کے متعلق احمدی احباب کا فرض

عید فنڈ کے متعلق احباب جماعت کو معلوم ہے کہ یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ ابتداء میں اس فنڈ میں عیدین کے موقعہ پر ہر ایک کمانے والے سے کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے اس مد کا چندہ وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن اب احباب اس چندہ کی اہمیت کو نظر انداز کرتے جا رہے ہیں احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ اس فنڈ میں پہلے کی طرح کم از کم ایک روپیہ فی کس ہر کمانے والے سے وصول کیا جائے۔ سوائے غیر مستطیع احباب کے وہ جو کچھ دیں قبول کر لیا جائے۔ یہ چندہ عید سے قبل گھروں پر جا کر وصول کیا جائے۔ تو خاطر خواہ طریق پر وصولی ہو سکتی ہے۔ خیال رہے کہ یہ فنڈ مرکزی ہے۔ اس لئے اس کی کل رقم مرکز میں آنی چاہیئے ناظر بیت المال

سالانہ اجتماع ـــــــ یکم ستمبر

شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ یکم ستمبر ہے۔ اس سے قبل متعدد بار متعدد طریق پر اس کی اطلاع مجالس ماتحت کو کی جا چکی ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ قریب کی مجالس کو مزید یاد دہانی ہو سکتی ہے۔ جن مجالس کی طرف سے مقررہ تاریخ کے بعد تجاویز موصول ہوں گی۔ وہ مجلس عاملہ مرکزیہ میں پیش نہ ہوں گی۔ خاکسار ملک عطاء الرحمن منتظم شوریٰ (۳۵)

شملہ کے خدام و انصار کی مزید قربانی

ایک گزشتہ پرچہ میں شملہ کے خدام و انصار کے لئے دعا کے واسطے تحریر کیا گیا تھا جنہوں نے مجاہدین برائے تبلیغ شملہ کے لئے طعام کا انتظام کیا تھا۔ کچھ مزید احباب نے اس کار خیر میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق حصہ لیا ہے ان احباب کے واسطے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس قربانی کا بہترین ثمر عطا فرمائے۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں (۱) بابو اصغر علی صاحب (۲) محمد یحییٰ خان صاحب (۳) چوہدری سردار محمد خان صاحب (۴) قدرت اللہ صاحب (۵) شیخ لطف الرحمن صاحب (۶) شیخ عزیز احمد صاحب بشیر (۷) قریشی محمد اسمٰعیل صاحب ۴۳ (۸) چوہدری علی محمد صاحب۔ موقعہ ایام مجاہدین کے ذریعہ آجکل محلہ میں تبلیغ ہو رہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ وہاں تبلیغ کے واسطے ہمارے لئے زیادہ سے زیادہ راستے کھول دے۔ خاکسار عباس احمد مہتمم تبلیغ مجالس خدام الاحمدیہ

"یہ اظہار غیب بتلاتا ہے کہ آسمان پر ہماری تائید کے لئے زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں"

"کاش ہماری جماعت بیدار ہو کر موقعہ کے مناسب حال قربانیاں کرنے کیلئے تیار ہو جائے۔"

اس جنگ کے متعلق دو درجن سے اوپر نشانات خدا تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ ظاہر فرمائے ہیں۔ جن کو حضور نے قبل از وقت بیان کر دیا تھا۔ اور پھر وہ نشانات اسی رنگ میں پورے ہوئے۔ مثلاً یہ کہ خدا تعالےٰ نے حضور کو بتایا کہ (۱) امریکہ کی فوجیں ہندوستان میں آئینگی (۲) یونان لڑائی میں شامل ہوگا۔ (۳) فرانس کچلا جائیگا۔ اور انگلستان والے اس کے سامنے متحدہ قومیت کی تجویز پیش کرینگے۔ (۴) امریکہ اٹھائیس سو ہوائی جہاز انگلستان کو دے گا۔ (۵) پیٹان گورنمنٹ نازیوں کا ساتھ دینا شروع کر دیگی۔ اور اس کی اس شرارت کے ایک سال کے اندر اندر اس کے ضرر کو مٹا دیا جائیگا۔ (۶) لیبیا میں کئی دفعہ انگریزی فوجیں آگے بڑھینگی۔ اور کئی دفعہ پیچھے ہٹیں گی۔ مگر آخری دفعہ دشمن کی فوجوں کو شکست ہوگی۔ (۷) اٹلی میں انگریزی فوجیں اتریںگی۔ اور کہ اٹلی کی جنگ جلد ختم نہ ہوگی۔ بلکہ بہت سخت ہوگی۔ (۸) جنگ یورپ کب ختم ہوگی۔ (۹) مسٹر ایٹلی اور ان کی پارٹی انگلستان میں برسر اقتدار آجائے گی۔ یہ اظہار غیب بتاتا ہے۔ کہ آسمان پر ہماری تائید کے لئے زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ پس ہمیں چاہیئے کہ بیدار ہو جائیں۔ اور موقعہ کے مناسب حال قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اب سستیوں اور غفلتوں کا وقت نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں چاہیئے۔ کہ پوری مستعدی سے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور متاثر دوستوں کو تبلیغ کرنے میں لگ جائیں۔ اور انہیں احمدی بنا کر ہی دم لیں۔ اگر آپ اس پر عمل کریں۔ تو یقیناً آپ کے ذریعہ بھی جماعت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور آپ کا نام بھی درج ذیل فہرست میں آسکتا ہے۔ یہ فہرست ان دوستوں کی ہے۔ جن کے ذریعہ جولائی میں نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ کوشش کیجیے کہ آئندہ ماہ آپ کا نام بھی اس مبارک فہرست میں ہو۔

(انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
جناب محمد امین صاحب واقف زندگی قادیان	۱	" محمد ابراہیم صاحب رائے پور ضلع سیالکوٹ	۷	جناب قریشی محمد حنیف صاحب قمر	۱
" میاں عبدالعزیز صاحب حجام "	۱	" ڈاکٹر محمد انور صاحب بدوملہی	۱	" عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری تبلیغ پیرکوٹ	۵
" زعیم مجلس خدام الاحمدیہ مسجد فضل "	۳	جناب گلاب دین خاں صاحب کیرنگ اڑلیسہ	۱	" عبدالواحد صاحب سیکرٹری تبلیغ منٹگمری	۲
" یوسف احمد الہ دین صاحب حیدر آباد دکن	۱	" مولوی عنایت اللہ صاحب میادی شیرا ضلع سیالکوٹ	۱	" غلام حیدر صاحب دیہاتی مدرس کھاریاں	۱
" سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد "	۱	" محمد ابراہیم صاحب سامانہ	۱	" علی محمد صاحب صحابی انسپکٹر وصایا	۱
" مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر	۶	" ظفر حسن صاحب امیر جماعت احمدیہ سامانہ	۲	" فضل محمد خاں صاحب عرب منزل کانپور	۱
" غلام جیلانی خاں صاحب نواں شہر ضلع جالندھر	۱	" محمد یوسف صاحب نمبردار گھوگھلہ ضلع کرنال	۱	" محمد احمد خاں صاحب نسیم انسپکٹر بیت المال	۱
" جمعدار محمد اشرف صاحب اے۔بی۔پی۔او	۱	" محمد ابراہیم صاحب شاد مدرس موہن ضلع شیخوپورہ	۱	" ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم امیر جماعت احمدیہ گجرات	۱
" ملک منظور احمد خاں صاحب کھوکھر ضلع سیالکوٹ	۱	" محمد فرقان علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پینکال اڑلیسہ	۳	" عبداللہ خاں صاحب اختر جتوئی (سندھ)	۱
" سیٹھ اللہ جوایا صاحب آگرہ	۱	" حافظ بشیر احمد صاحب پرسیٹن مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان	۲	" جناب عبدالغنی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کولگام کشمیر	۲
" ماسٹر خلیل الرحمٰن صاحب جموں	۱	" مولوی خدا بخش صاحب سیکرٹری تبلیغ ففسکار	۱	" فضل احمد صاحب محمد آباد سٹیٹ سندھ	۱
" اے رحیم شاہ صاحب ۲۰، ۲۱ نیو مارکیٹ بنگلور	۲	" محمد صادق صاحب ہاشمی ڈویژنل انسپکٹر ٹرانسپورٹ لاہور	۱	" سید عباس علی شاہ صاحب احمد آباد سٹیٹ سندھ	۱
" لال محمد خوش دل صاحب اڈیٹر جماعت احمدیہ 91/A 15R محمود آباد خانیوال	۱۲	" محمد اسلم صاحب قصوری	۱	" بابو عبدالرحیم صاحب اوورسیر شیخوپورہ	۱
" عمر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ بہلولپور ضلع سیالکوٹ	۱	" مولوی منیر الدین صاحب بھاگلپور سٹی	۱	" نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی	۱
" غلام احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن	۴	" حوالدار قریشی محمد اقبال صاحب بٹھنڈہ	۱	" چوہدری عبدالغنی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اٹھوال	۲
" ثاقب صاحب زیروی	۱	" ضیاء الحق خاں صاحب لاہور	۱	" مولوی غلام علی صاحب سیکرٹری تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ اٹھوال	۲
" محمد بوٹے خاں صاحب سابق مؤذن مسجد اقصیٰ ضلع سیالکوٹ	۳	" شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر ضلع ملتان	۱	" مولوی عبدالعزیز صاحب عرائض نویس بہاولپور	۲
		" حکیم محمد لطیف صاحب ضلع گوجرانوالہ	۱		
		" سید محمد میاں صاحب انتخاب منزل امروہہ	۱		

209

Digitized By Khilafat Library Rabwah

معاونین "الفضل"

(۱) مکرم سید ظہور الحسنین صاحب نئی دہلی نے مسلم لائبریری کے نام الفضل جاری کرنے کے لئے مبلغ ۵۰/-/- کی رقم ارسال فرمائی ہے۔

(۲) بیگم عبدالحمید صاحب الیکٹریکل انجنیئر آف ٹرنی مبلغ ۵/ کی رقم کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے بھجوائی ہے۔

(۳) شیخ لطف الرحمٰن صاحب شملہ نے ایک نیا خریدار دیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین (منیجر)

ایک ضروری تصحیح

پچھلے دنوں یہ اعلان ہوتا رہا ہے کہ G. M. P. کو جو شکایات بھیجی جائیں ان پر ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں مگر معلوم ہوا ہے یہ صحیح نہیں شکایتی چٹھیوں پر باقاعدہ ٹکٹ لگانا ضروری ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ پرچہ نہ ملنے یا باقاعدہ نہ ملنے کی شکایات کی اطلاع G. M. P. کو ضرور بھیجی جائیں۔ مگر ٹکٹ لگا کر۔

خاکسار منیجر

باجازت امور عامہ

اعلانات نکاح

۱:- حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مورخہ ۲۵/۸/۴۵ کو بعد از نماز ظہر میرے لڑکے چوہدری عبدالکریم صاحب بھٹی شفٹ انجنیئر سکنہ محلہ دارالرحمت قادیان کا نکاح مسماۃ حامدہ بیگم بنت شیخ نور الدین صاحب احمدی سکنہ محلہ دارالسلام بٹالہ کے ساتھ ۵۰۰/- روپے حق مہر پر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو جانبین کے حق میں بابرکت بنائے۔ آمین

خاکسار چوہدری کریم الدین پنشنر مدرس محلہ دارالرحمت قادیان

۲:- جمعرات ۲۳/۸/۴۵ بعد نماز ظہر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے عزیز بشیر احمد صاحب ولد مستری کریم دین صاحب نئی دہلی کا نکاح رضیہ بیگم صاحبہ ولد مستری نذر محمد صاحب (ولد وزیر علی صاحب صحابی) بالعوض مبلغ ۶۵/ روپے مہر پر پڑھا۔ احباب اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

عبدالرحیم قادیان

ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی نوجوان عمر ۲۲ سال قوم مغل تعلیم یافتہ برسر روزگار کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جنوبی ہند میں اگر رشتہ ہو تو ترجیح دیجائے گی۔

خط و کتابت معرفت الفضل قادیان

"الفضل" کی ایجنسیاں

لاہور۔ امرت سر۔ بٹالہ۔ سیالکوٹ۔ گجرات وغیرہ تمام بڑے بڑے شہروں میں "الفضل" کی ایجنسیاں قائم کرنے کی تجویز ہے۔ جو دوست اس کام کو کرنا چاہیں۔ وہ خود ایجنسی اپنے منشاء سے مطلع کریں۔ بعض مقامات پر تو اس کام کو ایک مستقل پیشہ کے طور پر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اور اس سے خاطر خواہ گزارہ ہو سکتا ہے۔ جماعت کے ذمہ دار عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کام کے لئے موزوں دوستوں کو تیار کریں۔ (منیجر الفضل)

نظام نو

یہ مضمون حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سالانہ تقریر کا خلاصہ ہے۔ جو انگریزی میں چھپوایا گیا ہے۔ یہ نہایت ہی اہم مضمون ہے۔ اس لئے اس کی تمام جہان میں اشاعت ہونی چاہیئے۔ اس لئے اس کی قیمت صرف دو آنہ رکھی گئی ہے۔ ایک روپیہ کی دس جو احباب اتنا سستا لٹریچر نہیں خرید سکتے۔ وہ کم از کم اپنے علاقہ کے غیر احمدی یا غیر مسلم خواہ انگریزی دان ہوں یا اردو دان۔ ان کے پتے ارسال فرما کر روانہ فرمائیں۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔"

تبلیغ ہر مسلم مرد و عورت پر فرض ہے۔ اس اہم فرض کی ادائیگی کے متعلق اس قدر سامان بھی کر دی گئی ہیں۔ پھر بھی جو لوگ ایسے تبلیغی کام میں اپنی طاقت کے مطابق حصہ نہیں لیتے۔ وہ خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟

خادم الاسلام

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

صرف چار مہینہ میں قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے اور دینیات کی تعلیم دلانے کے لئے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں روپیہ کی لاگت سے تیار ہونے والے علمی تحفے!

حمائل شریف مترجم طبع جدید

جس کا ترجمہ حضرت حافظ روشن علی صاحب و حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہما نے نہایت صاف سلیس بامحاورہ اور تحت اللفظ کیا ہے۔ قرآن کریم بامعنی پڑھنے والوں کے لئے اس سے بہتر ترجمہ اب تک شائع نہیں ہوا۔ ہدیہ مجلد ۴ روپے ۱۲ آنے کلاتھ سنہری مع کاغذ سفید اعلیٰ

(۲) گلدستہ تعلیم الدین مجلد و کلید ترجمۃ القرآن۔ حجم پونے آٹھ سو صفحات۔ ان دونوں کتابوں کے ذریعہ ہر ایک اردو پڑھا لکھا اپنے بیوی بچوں کو صرف چار مہینے میں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا اور سکھا سکتا ہے۔ ہدیہ ہر دو کتب صرف چار روپے۔

(۳) فقہ احمدیہ مع فتاویٰ احمدیہ و رسالہ ازدواج از حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ حجم پونے دو سو صفحات مجلد ۱۲ آنے، جس میں عورتوں اور مردوں کے لئے قریباً چار سو فقہی و شرعی مسائل اور فتاویٰ احمدیہ درج ہیں۔ خاص عورتوں کے فقہی مسائل پر اس قسم کی کتاب دنیا کی کسی زبان میں ابھی نہیں چھپی۔ غیر مجلد ۱۰ آنے

حکیم محمد عبداللطیف منیجر کتابستان شہید قادیان شریف

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصل سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یک صد گولیاں دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

تعمیر مکانات کا وقت

ہم نے پبلک کے لئے قادیان میں سستے۔ خوبصورت اور ہوادار مکان بنانے کی سکیم کی ہے اور عمارتی سامان حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی مل جائے گا۔ مفصل معلومات دفتر سے حاصل فرما دیں۔ دیر کرنے والے احباب کے نام تعمیرات کی پہلی فہرست میں درج نہیں ہو سکیں گے۔ وقت کی قدر کریں۔

ایسے احباب جو اپنی خرید کردہ زمین پر حسب پسند مکان تعمیر کرانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان کے لئے بھی موقعہ ہے کہ وہ اس وقت فائدہ اٹھا دیں اور جنرل سروس کمپنی کی خدمات حاصل کریں۔

المشتہر (صاحبزادہ) مرزا منصور احمد پروپرائٹر جنرل سروس کمپنی قادیان

حب اٹھرا

اٹھرا کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نہایت مفید ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ آنے مکمل خوراک گیارہ تولہ اکٹھا منگوانے پر بارہ روپے۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۸ر اگست۔ آج ساری دنیا میں اٹامک بم کے تباہ کن اثرات کا چرچا ہے۔ اور اس بات کا بھی کہ روس کو بھی یہ راز معلوم ہے۔ یا نہیں۔ سٹالین اور روسی سائنسدان بہ طلاپچ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ امریکہ اور برطانیہ نے اس راز کو اس سے خفیہ رکھا۔ لیکن منکشف ہؤا ہے۔ کہ روس میں بھی اٹامک ریسرچ ہوتی رہی ہے۔ اور بعض پہلوؤں میں تو روس اٹامک بم کے معاملہ میں سب کو پیچھے چھوڑ چلا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ر اگست۔ حکومت ہند نے انڈین نیشنل آرمی کے متعلق فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان فوجیوں نے جنہوں نے دشمن کے دباؤ کے زیر اثر یا گمراہ ہو کر دشمن کی فوجوں میں شرکت کی تھی۔ ان سے فراخدلانہ اور رحمدلانہ سلوک کیا جائیگا۔ لیکن ان کے لیڈروں اور ان لوگوں کے خلاف جو خاص طور پر وحشیانہ جرائم کے مرتکب ہوئے۔ قانون کو حرکت میں آنے دیا جائیگا۔ دشمن سے مل جانا اور اپنے ساتھیوں کے خلاف صف آرا ہونا سب سے بڑا جرم ہے۔ جو کوئی سپاہی کر سکتا ہے۔ اور اسکی سزا سب ملکوں میں مقرر ہے۔

نئی دہلی ۲۸ر اگست۔ ہندوستانی فوجوں کی لام بندی توڑنے کا اثر بیس لاکھ فوجی سپاہیوں اور افسروں پر پڑیگا۔ ہندوستان کا محکمہ جنگ لام بندی توڑنے کی تجاویز پر غور کر رہا ہے اور ستمبر کے اختتام تک تمام تجاویز مکمل ہو جائینگی۔ جو فوجی اور فوجی افسر فوجی ملازمت سے سبکدوش ہونے کی خواہش ظاہر کرینگے۔ ان کو سب سے پہلے فارغ کر دیا جائیگا

ماسکو ۲۸ر اگست۔ روسی اعلان مظہر ہے۔ کہ مشرق بعید میں روسی فوجوں کی پیشقدمی جاری رہی۔ مشرق بعید کے روسی محاذ کی فوجوں نے نسونی کوٹن ناشی۔ کوٹن اور مانسیوا کے جزیروں پر قبضہ کیا۔ کل ۷۰ ہزار جاپانی فوجوں نے روسی فوجوں کے آگے ہتھیار ڈالنے کے متعلق انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

چنکنگ ۲۸ر اگست۔ روس اور چین کے درمیان جو معاہدہ ہؤا ہے۔ اسکی شرائط یہ ہیں۔ (۱) دونوں ممالک آپس میں تعاون کرینگے۔ تاکہ جاپان آئندہ کوئی حملہ نہ کر سکے۔ روس صرف چین کی سنٹرل گورنمنٹ کو فوجی اور دیگر امداد دیگا۔ معاہدہ میں تین مشرقی صوبوں میں چین کی حکومت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ چین کی مشرقی اور جنوبی منچورین ریلوے لائنوں کو تیس برس کے لئے ملا دیا جائیگا۔ اور تیس سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد ریلوے چین کے حوالے کر دی جائیگی۔ چینی گورنمنٹ نے ڈیرن کو آزاد بندرگاہ قرار دے دیا ہے۔ تیس سال کے لئے پورٹ آرتھر میں روسی اور چین کا مشترکہ بحری اڈہ رہے گا۔ جنرل سٹالین نے یقین دلایا ہے۔ کہ جاپان کے مکمل طور پر ہتھیار ڈالنے کے بعد روسی فوجیں تین مہینے کے اندر اندر منچوریا سے نکال لی جائیں گی۔

گوام ۲۸ر اگست۔ اتحادیوں کا بحری بیڑا جس میں ۳۸۳ بحری جہاز ہیں۔ جاپان کو روانہ ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ تیرہ سو بڑے بڑے ہوائی جہاز ہیں۔ یہ جہاز جاپانیوں کی طرف سے ہر قسم کی شرارت اور مزاحمت کا مقابلہ کرینگے۔ اور دیکھیں گے۔ کہ کہیں کفن بدوش جاپانی جہاز اچانک حملہ تو نہیں کر دیتے۔

لاہور ۲۸ر اگست۔ سونا -/۶۷ چاندی -/۱۱۶ پونڈ -/-/۴۲ روپے

امرتسر ۲۸ر اگست سونا -/۶۹ روپے چاندی -/۱۱۶ پونڈ -/-/۴۲ روپے۔

کوچ بہار ۲۸ر اگست۔ اسٹیٹ ملٹری فورسز کے کئی سو سپاہیوں نے ۲۱ر اگست کی شام کو مقامی کالج پر دھاوا بول دیا۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ حملہ آوروں نے متعدد طلباء۔ پروفیسروں پرنسپل اور کالج کی بعض طالبات کو زدوکوب کیا۔ جن میں سے تیس کے قریب شدید مجروح ہوئے۔ ان کے علاوہ کوئی پچاس اور طالب علم جن میں دس لڑکیاں بھی ہیں۔ معمولی طور پر زخمی ہوئے ہیں۔ دو طالبعلموں کی حالت بہت نازک ہے۔ ایک روز قبل ہوسٹل کے سامنے فوجی موٹر سائیکل کی لپیٹ میں آکر ایک بوڑھا آدمی مجروح ہو گیا تھا۔ جس پر دو فوجیوں اور بعض طلباء میں جھگڑا ہو گیا تھا۔ یہی واقعہ کالج پر فوجیوں کے حملہ کا باعث ہؤا۔

لاہور ۲۸ر اگست۔ مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی اور مفتی محمد نعیم صدر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی لدھیانہ کی طرف سے مسٹر حبیب اختر علی ایڈیٹر زمیندار اور سید یوسفی لدھیانہ کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ قائم مقام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لدھیانہ کی عدالت میں دائر کیا گیا۔ عدالت نے دونوں ملزموں کے نام ۱۷ر ستمبر کے لئے سمن جاری کر دیئے ہیں۔ اس فوجداری مقدمہ کے علاوہ دونوں نے ایڈیٹر زمیندار سے پندرہ پندرہ ہزار روپیہ حرجانہ کا مطالبہ کیا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ "زمیندار" پر دیوانی دعویٰ بھی دائر کرنا چاہتے ہیں۔

کلکتہ ۲۸ر اگست۔ سیکرٹری آل انڈیا حاجی ویلفیئر لیگ نے ایک بیان میں واضح کیا ہے۔ کہ ہر ایک عازم حج کو غالباً ۲۴ گز کپڑا احرام اور دوسری رسوم حج ادا کرنے کے لئے دے دیا جائیگا۔ کلکتہ بمبئی اور کراچی میں حکام کو اس قدر کپڑا ہر ایک عازم حج کے لئے مہیا کرنا چاہیئے۔

دمشق ۲۸ر اگست۔ شام میں نئی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ گذشتہ ۱۱ ماہ کے اندر یہ تیسری حکومت ہے۔ اس میں نیشنلسٹ اور انڈیپنڈنٹ پارٹی کے نمائندے شامل ہیں۔

بغداد ۲۸ر اگست۔ وزیر اعظم عراق کے مصر سے واپس آنے کے بعد وزیر خارجہ عراق مستعفی ہو گئے ہیں۔ مستعفی ہونے کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ وزیر اعظم ہی فی الحال وزیر خارجہ کے فرائض بجا لائینگے۔

نئی دہلی ۲۸ر اگست۔ ایک پریس کمیونک میں بتایا گیا ہے۔ کہ گورنر جنرل نے مسٹر محمد شریف ایڈووکیٹ جالندھر کو یکم اکتوبر سے لیکر ہائی کورٹ کی ۱۹۴۶ کی تعطیلات کے آغاز تک لاہور ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا ہے۔

واشنگٹن ۲۸ر اگست۔ آج صبح امریکن انجینئروں نے خلیج ٹوکیو میں ایگسو کی کے علاقے میں کام شروع کر دیا ہے۔ جنرل میکارتھر کی زیر کمان فوج کا ایک بہت بڑا حصہ جمعرات کو یہاں پہنچنے والا ہے۔ ان کے اترنے کے لئے ہوائی اڈوں۔ بندرگاہوں اور رسدگاہوں کو یہ انجینئر تیار کرینگے۔ اتحادی جہاز ٹوکیو کی خلیج میں آج صبح داخل ہو گئے ہیں۔ ان جہازوں میں وہ اتحادی دستے بھی ہیں جو یوکوسوکا پر قبضہ کرینگے۔ کل بھاری امریکی جہاز بھی ٹوکیو میں داخل ہو جائینگے۔

لنڈن ۲۸ر اگست۔ ایک خبر میں بتایا گیا۔ کہ جب امریکن جہازوں نے جاپان کے علاقہ میں اتحادی قیدیوں پر پارسل پھینکے۔ تو سپاہی خوشی سے ہاتھ ہلاتے اور نعرے لگاتے رہے۔ امید ہے دو تین دن تک ان قیدیوں کو منیلا کے ہسپتالوں اور بعض دیگر ہسپتالوں میں پہنچا دیا جائیگا۔

کانڈی ۲۸ر اگست۔ رنگون میں جاپانی نمائندوں کے ساتھ جو گفتگو ہو رہی تھی۔ وہ کل ختم ہو گئی۔ اور جاپانی نمائندے واپس چلے گئے۔ یہ کانفرنس دو دن تک رہی۔ اس میں جاپان پر فوجیں اتارنے کے انتظامات کے متعلق اور قیدیوں کے چھوڑنے اور بعض دیگر مسائل کے متعلق فیصلے ہوئے ہیں۔ جونہی ٹوکیو میں ہتھیار ڈالنے کے معاہدہ پر دستخط ہو جائینگے۔ اسی وقت اس علاقہ میں بھی ہتھیار رکھوا دیئے جائینگے۔

واشنگٹن ۲۸ر اگست۔ ایسٹ انڈیز کے بڑے بڑے جہاز ملاکا کی بندرگاہ کی طرف بڑی تیز رفتاری سے بڑھ رہے ہیں۔ وہاں پہنچ کر جاپانی افسروں سے بات چیت کرینگے۔

نئی دہلی ۲۸ر اگست۔ حکومت ہند نے انڈین آرمی کے ان سپاہیوں اور افسروں کے متعلق جو جاپان کے ساتھ شریک ہو گئے تھے۔ اعلان جاری کیا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو اب ملٹری میں نہ رکھا جائیگا۔ اور وہ افسر جن کے متعلق یہ یقین ہو گیا ہے۔ کہ انہوں نے غداری سے کام لیا۔ کورٹ مارشل کی سزا دی جائیگی۔

چنکنگ ۲۸ر اگست۔ چین کی کمیونسٹ پارٹی نے چیانگ کائی شیک کی حکومت کے ساتھ اتحاد و تعاون کا اعلان کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۸ر اگست۔ رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ ڈاکٹر ٹی۔ وی سونگ وزیر اعظم چین نے لندن آنے کی دعوت قبول کر لی ہے مگر ابھی وہ ورود لندن کی تاریخ مقرر نہیں کر سکے۔ ڈاکٹر سونگ ۹ روز سے واشنگٹن میں ہیں۔ جہاں وہ بذریعہ طیارہ ماسکو سے پہنچے تھے۔

لکھنؤ ۲۸ر اگست۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ مولانا حسرت موہانی مسلم لیگ سے الگ ہو گئے ہیں۔ وہ جنرل انتخابات میں نیشنلسٹ مسلمانوں کی حمایت کریں گے۔